USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

NEWSLETTER

CAMPUS 43 SESSION 2025-2026

usman.edu.pk @UsmanSchool usmanpublicschoolsystem

From the Principal's Desk

Dear Students,

Each day at school is a new opportunity to grow, learn, and become the version of yourself. Always remember, success does not come from what you do sometimes. It comes from what you do consistently. Work hard, be disciplined, and believe in your abilities.
Let your actions reflect your dream, and never be afraid to aim high.
Remember, you are the future leaders of Muslim Ummah, and we are proud to be a part of your journey.

BEST WISHES PRINCIPAL

SURAH AL-ALAQ AYAT 1

ٱقۡرَأۡ. بِٱسۡمِ. رَبِّكَ. ٱلَّذِى. خَلَقَ

Iqra bismi rab bikal lazee khalaq

RECITE IN THE NAME OF YOUR LORD WHO CREATED–

آپ بیتی

میں کتاب ہوں

میں کتاب ہوں۔ میری زندگی کا آغاز کاغذ سے ہوا، جو درخت کی لکڑی سے حاصل کیا جاتا ہے۔ مجھے کارخانوں میں چھاپا جاتا ہے اور پھر دکانوں میں لایا جاتا ہے، جہاں بچے اور بڑے مجھے خریدتے ہیں اور شوق سے پڑھتے ہیں۔

میں مختلف شکلوں میں آتی ہوں، جیسے کہ کہانیاں، سرگرمیاں یا درسی کتابیں۔ مجھے پڑھ کر لوگ علم حاصل کرتے ہیں، دنیا بھر کی سیر کرتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ میں انسانوں کی بہترین دوست ہوں، اور جب قرآن پاک کی شکل میں ہوتی ہوں تو مجھے سب سے زیادہ عزت دی جاتی ہے۔

بد قسمتی سے بعض بچے مجھے پھاڑ دیتے ہیں، صفحات پر لکھتے ہیں اور بے ترتیبی سے بستوں میں رکھ دیتے ہیں۔ میری التجا ہے کہ مجھے محفوظ رکھا جائے، صفحات نہ پھاڑیں، مجھے کور سے ڈھانپیں اور بستوں میں ترتیب سے رکھیں تاکہ لوگ مجھ سے زیادہ سے زیادہ علم حاصل کر سکیں اور ترقی کر سکیں۔

انابیہ عامر جماعت سوم

کاش میں درخت ہوتی

اگر میں درخت ہوتی تو میری زندگی کتنی منفرد اور دلچسپ ہوتی۔ میں اتنے خوبصورت باغ میں رہتی جہاں میرے آس پاس بہت سے درخت ہوتے جو آپس میں باتیں کر رہے ہوتے اور میں ان کی باتیں سنتی۔ میں دوسرے درختوں کے ساتھ قدرت کے حسین کمالات کو دیکھ کر اللہ کی حمد و ثنا کرتی اور تو اور میں سب پریشانیوں سے آزاد ہوتی۔ اگر میں درخت ہوتی تو میرا دن سورج کی پہلی کرن کے ساتھ اللہ کی تسبیح کرتے ہوئے شروع ہوتا۔ میں صبح کی ٹھنڈی ہوا میں باغ کی خوبصورتی کے مزے لیتی۔ مختلف اقسام کے پرندے مجھ پر بیٹھتے جن کی چہچہاہٹ مجھے تروتازہ کر دیتی۔ پرندے میری شاخوں پر پر گھونسلے بناتے اور میں انہیں بارش اور نقصان دہ جانوروں سے محفوظ رکھتی۔۔ میں لوگوں کو صاف ہوا اور آکسیجن دیتی اور لوگ میرے پتوں، چھال، جڑ اور پھلوں سے سے دوائیں بناتے۔ میں لوگوں کو مختلف قسم کے مزیدار پھل دیتی۔ لوگ میری لکڑی سے اپنی ضروریات کی چیزیں بناتے اور جب کوئی تھکا ہوا ہوتا تو میں اسے ٹھنڈی چھاؤں فراہم کرتی۔ میں انسانوں کی طرح کسی میں کوئی فرق نہ کرتی، بلکہ امیر اور غریب سب کو برابر سایہ دیتی۔ میں لوگوں کے لیے گھروں، اسکولوں اور کمپنیوں میں استعمال ہونے والا لکڑی کا سامان بنانے میں مدد دیتی۔ مجھ سے مسواک، قلم، کاغذ، ربڑ، گوند اور بہت سی کارآمد چیزیں بنتیں۔ لیکن مجھے ایک بات کا ڈر رہتا ہے کہ کہیں لوگ مجھے کاٹ دیں تو مجھے کتنی تکلیف ہوتی اور میرے ساتھ بیچارے پرندوں کے بھی خوبصورت گھونسلے تباہ ہو جاتے۔ اور ان کا مستقل ٹھکانہ بھی ان سے چھن جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے انسانوں کی خدمت کے لئے ہی بنایا ہوتا اور وہ کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہی مجھے کاٹتے۔ لیکن افسوس! کچھ لوگ میری قدر نہیں کرتے۔ وہ مجھے بلا وجہ کاٹ دیتے ہیں اور دوبارہ نہیں لگاتے، نہ ہی میرا صحیح استعمال کرتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ لوگ زیادہ سے زیادہ ہمیں لگائیں تاکہ آلودگی ختم ہو، انسانوں کی زمین سرسبز و شاداب ہو جائے، فضا صاف ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔

اگرچہ درخت بننا بہت خوابناک خیال ہے لیکن انسان ہونے کی اپنی خوبصورتی اور اہمیت ہے۔ اللہ تعالی نے ہمیں سوچنے سمجھنے اور تخلیق کرنے کی صلاحیت دی ہے جو ہمیں باقی تمام مخلوقات سے ممتاز بناتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ کی عطا کردہ صلاحیتوں کو دوسری مخلوقات کی بہتری کے کاموں کے لیے استعمال کریں اور اللہ کا ہر حال میں شکر ادا کریں۔

کاش میں استانی ہوتی

دنیا میں لوگ مختلف پیشے اختیار کرتے ہیں،
جیسے کوئی فوجی بنتا ہے، کوئی پائلٹ، کوئی ڈاکٹر اور کوئی سرکاری ملازم۔ میں بھی چاہتی ہوں کہ میں ایسا پیشہ اپناؤں جس سے میں لوگوں کی مدد کر سکوں، اپنے ملک کا نام روشن کر سکوں اور اللہ تعالی کو راضی کر سکوں۔ اسی لیے میں ایک استانی بننا چاہتی ہوں۔
اگر میں استانی ہوں گی تو میں اپنی طالبات سے محبت سے پیش آؤں گی، ان کے ساتھ شفقت اور حسن سلوک کروں گی، اور ناامید یا مایوس بچوں کی حوصلہ افزائی کروں گی۔ میں اپنے طالب علموں کے بہترین مستقبل کے لیے دن رات محنت کروں گی، انہیں معاشرے کا اچھا انسان بنانے میں مدد دوں گی، اور دکھی انسانیت کی خدمت کروں گی۔ میں اپنے طالب علموں کو مفت تعلیم فراہم کروں گی، خاص طور پر ان بچوں کو جو غربت کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ میں ان سے نرم لہجے میں بات کر کے انہیں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کروں گی اور زندگی گزارنے کے بہترین اصول سکھاؤں گی۔ میں اپنی طالبات میں کسی قسم کا امتیاز نہیں کروں گی بلکہ سب کے ساتھ برابری کا سلوک کروں گی۔ میں اپنے پیشے میں ہمیشہ اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی کو مقدم رکھوں گی اور ہر ممکن کوشش کروں گی کہ میں اپنے پیشے سے دوسروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچا سکوں، لوگوں کی خدمت کر سکوں اور اللہ تعالی کو خوش کر سکوں۔

فاریہ۔مریم (چھارم)

خط

والد کے نام خط

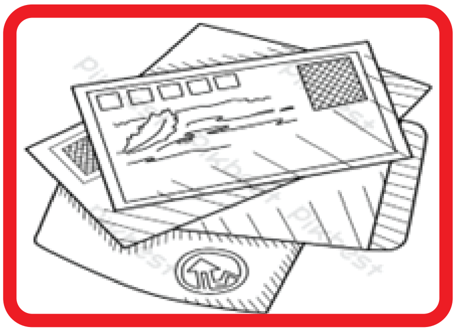

تاریخ

: ______________

پیارے ابو جان

السلام علیکم؛
امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے میں بھی اللہ کے فضل سے خیریت سے ہوں میں آپ کو ایک خوشخبری سنانا چاہتی ہوں کہ میں نے سالانہ امتحان میں شاندار نمبروں سے کامیابی حاصل کی ہے اور اپنی جماعت میں نمایاں پوزیشن بھی حاصل کی ہے آج میں بہت خوش ہوں لیکن میری یہ خوشی آپ کے بغیر ادھوری ہے میری اس تمام کامیابی کا سہرہ آپ کی دعاؤں اور رہنمائی کو جاتا ہے۔ آپ نے ہمیشہ مجھ پر اعتماد اور بھروسہ کیا اور میری حوصلہ افزائی کی مجھے محنت کرنے کا درس آپ نے ہی دیا۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ میں نئی جماعت میں جانے والی ہوں اور مجھے کچھ نئی کتابوں کی ضرورت ہے اسی مقصد کے لئے مجھے جلد رقم بھیج دیں۔ اگر آپ مجھے رقم دیں گے تو میں ان سے کتابیں خرید کر اور اچھی طرح پڑھ کر اول درجہ حاصل کروں گی۔ میں آپ کے خط کا بے چینی سے انتظار کروں گی گھر والوں کو میرا سلام کہیے گا۔

والسلام آپ کی پیاری بیٹی (فریحہ عظیم، عفیرہ فہیم چھارم الف)

کہانی

ہمیں ہمیشہ اپنے بڑوں کی بات ماننی چاہیے

زویا اور علی دو بہن بھائی تھے۔ شام میں ہوم ورک مکمل کرنے کے بعد انہوں نے امی سے سائیکل چلانے کی اجازت لی اور اجازت لینے کے بعد باہر چلے گئے۔ امی نے کہا
بیٹا! دعا ضرور پڑھ لینا اور سائیکل آہستہ چلانا۔" زویا نے امی کی ہر بات مان لی، مگر علی تھوڑا سا شرارتی تھا۔ وہ کبھی امی کی بات مان لیتا اور کبھی نظر انداز کر دیتا۔ دونوں بہن بھائی سائیکل چلا رہے تھے کہ اچانک ایک بڑے پتھر سے سائیکل ٹکرائی اور علی سائیکل سے گر گیا۔ علی کو کافی چوٹیں آئیں اور اس کے ہاتھوں اور پیروں سے خون بہنے لگا۔ زویا بڑی مشکل سے علی کو گھر لے گئی۔ امی نے جب علی سے پوچھا، "بیٹا! چوٹ کیسے لگی؟ تو زویا نے فوراً بتا دیا، "امی! بھائی نے دعا بھی نہیں پڑھی اور سائیکل بھی بہت تیزی سے چلا رہے تھے، اس لیے سامنے پڑا پتھر نظر نہیں آیا اور بھائی گر گئے۔"

امی نے علی کو پیار سے سمجھایا۔ امی کی باتیں سن کر علی کو بہت شرمندگی ہوئی اور اس نے دل میں سوچا اگر میں امی کی بات مان لیتا تو ایسا نہ ہوتا۔" سبق: ہمیں ہمیشہ اپنے بڑوں کی بات ماننی چاہیے۔"

عنابیہ عامر

خوشامد سے ہمیشہ بچنا چاہیے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کوا صبح سے بھوکا تھا۔ وہ کھانے کی تلاش میں ادھر اُدھر گھوم رہا تھا۔ بڑی مشکل سے اسے پنیر کا ایک ٹکڑا ملا۔ کوے نے اللہ کا شکر ادا کیا اور درخت پر بیٹھ کر پنیر کھانے لگا۔ دور سے ایک لومڑی کوے کو دیکھ رہی تھی۔ وہ بھی صبح سے بھوکی تھی۔ اچانک اس کے دماغ میں ایک چالاک خیال آیا۔ وہ کوے کے پاس آئی اور اس کی جھوٹی تعریف کرنے لگی۔ اس نے کہا: ''بھائی کوے! تم کتنے خوبصورت ہو، تمہارا رنگ کتنا اچھا ہے، تمہارے پر کتنے پیارے ہیں اور تمہاری آواز تو بہت ہی سریلی ہے۔'' کوا یہ سب سن کر بہت خوش ہوا۔ جب اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا تو پنیر کا ٹکڑا اس کے منہ سے نیچے گر گیا۔ لومڑی فوراً پنیر اٹھا کر بھاگ گئی اور بے چارہ کوا صرف لومڑی کو پنیر کھاتا دیکھتا رہ گیا۔

غلطیوں کو تسلیم کرنا اور معاف کرنا دونوں انسانیت کی بہترین نشانی ہے

کسی گاؤں میں ایک مچھیرا اپنے خاندان کے ساتھ خوش و خرم رہتا تھا۔ وہ گاؤں بہت خوبصورت تھا اور وہاں کے لوگ سادہ دل اور محنتی تھے۔ مچھیرا بہت غریب تھا لیکن محنتی تھا۔ وہ سمندر سے مچھلیاں پکڑتا اور بازار میں جا کر بیچتا۔ اس کا کاروبار ٹھیک چل رہا تھا اور وہ اپنے خاندان کے ساتھ خوش زندگی گزار رہا تھا۔

اس گاؤں میں ایک اچھا قانون تھا کہ بازار میں ایسی کوئی چیز نہ ہو جو مضر صحت ہو۔ کچھ عرصہ گزرا کہ ایک شہری آدمی گاؤں آیا اور اس نے ایک دکان کھول لی، جہاں اس نے ایسی اشیاء رکھنا شروع کر دیں جو بہت نقصان دہ تھیں۔ جو بھی ان چیزوں کو استعمال کرتا بیمار پڑ جاتا، اب گاؤں میں لوگ اکثر بیمار ہونے لگے۔

جب شہری آدمی نے دیکھا کہ گاؤں والے اس کے خلاف باتیں کرنے لگے ہیں، تو اس نے چپکے سے اپنی دکان کی ساری اشیاء مچھیرے کی دکان میں چھپا دی اور خود چلا گیا۔ گاؤں والوں نے جب شہری کی دکان کی تلاشی لی تو وہاں کچھ نہیں ملا۔ شہری آدمی نے بڑی معصومیت سے کہا کہ وہ سارا سامان مچھیرے کی دکان پر ہے اور اگر یقین نہ آئے تو اس کی دکان کی بھی تلاشی لے سکتے ہیں۔ سب لوگ مچھیرے کی دکان پر گئے اور اسے دھکے دینا شروع کر دیے۔ مچھیرا بار بار سمجھانے کی کوشش کرتا رہا کہ اس نے یہ سامان نہیں خریدا، مگر کسی نے اس کی بات نہیں مانی اور اس کی دکان بند کروا دی گئی۔ مچھیرا روتا ہوا گھر واپس جا رہا تھا، سوچ رہا تھا کہ آج اپنے بچوں کے لیے کھانے پینے کا سامان بھی نہیں خرید سکتا اور شاید اسے گاؤں چھوڑنا پڑے۔ جب شہری آدمی نے دیکھا کہ اس کی وجہ سے ایک معصوم مچھیرا پریشان ہوا ہے، تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ وہ گاؤں کے بزرگوں کے پاس گیا اور صاف صاف بتا دیا کہ یہ سارا سامان اس کا تھا اور اس نے مچھیرے پر الزام لگایا۔ اس نے روتے ہوئے سب سے اور خاص طور پر مچھیرے سے معافی مانگی اور کہا کہ اب وہ گاؤں چھوڑ کر چلا جائے گا۔ مچھیرا، جو بہت نرم دل تھا، نے اسے معاف کر دیا اور کہا کہ اب ایسا کام نہ کرنا جو ہمیں یا تمہیں تکلیف دے۔ اس کے بعد گاؤں میں دوبارہ امن اور سکون قائم ہو گیا اور سب خوش و خرم زندگی گزارنے لگے۔

سبق: غلطیوں کو تسلیم کرنا اور معاف کرنا دونوں انسانیت کی بہترین نشانی ہیں۔

جنگل کا امن

کسی سمندر کے کنارے ایک گھنا اور خوبصورت جنگل تھا۔ اس جنگل میں طرح طرح کے جانور رہتے تھے۔ وہ سب خوشحال تھے، اپنے کام خود کرتے اور مل جل کر رہتے تھے۔ ایک دوسرے کی مدد کرتے اور سب کے دوست تھے۔ اسی جنگل میں ایک ہاتھی کا خاندان بھی رہتا تھا۔ جو بہت غریب تھے مگر خوش مزاج اور دوستانہ تھے۔ وہ سب کے ساتھ مل جل کر رہتے اور سبھی ان کے دوست تھے۔ لیکن اسی جنگل میں ایک لومڑی بھی رہتی تھی جو بہت لالچی اور بد تمیز تھی۔ وہ سب کو تنگ کرتی اور اکثر شرارتیں کرتی رہتی۔

ایک دن ہاتھی کے خاندان کا ایک بچہ جس کا نام ٹونی تھا، پھل جمع کرنے نکلا۔ لومڑی نے اسے دیکھ لیا اور کہا: ”ارے بچے! تم مجھے یہ پھل دے دو اور کچھ اور بھی توڑ لو۔“

ٹونی نے پھل لومڑی کو دے دیے اور واپس پھل جمع کرنے لگا۔ تبھی لومڑی سارے پھل لے کر بھاگ گئی۔ ٹونی بہت پریشان ہوا اور رونے لگا۔ اس نے یہ بات گھر والوں کو بتائی۔ ہاتھیوں کے خاندان نے فیصلہ کیا کہ جنگل کے راجہ شیر کے پاس جائیں گے۔ شیر نے لومڑی سے بات کی، لیکن لومڑی نے رونے دھونے اور جھوٹ بول کر شیر کو قائل کر لیا کہ اس نے کوئی غلطی نہیں کی۔ کچھ دن بعد، لومڑی جیسی حرکتیں دوسرے جانور بھی کرنے لگے۔ جنگل میں امن و سکون ختم ہونے لگا اور سب جانور پریشان ہونے لگے۔ آخر کار جنگل کے بزرگ جانوروں نے مل کر فیصلہ کیا کہ دوبارہ شیر کے پاس جائیں اور جنگل کی صورتحال بتائیں۔ شیر نے جب سب کچھ سنا، تو لومڑی اور ان جانوروں کو بھی بلایا جنہوں نے امن خراب کرنے کی کوشش کی تھی۔ شیر نے فیصلہ کیا کہ نئے قوانین بنائے جائیں گے اور لومڑی کو جنگل سے نکال دیا جائے گا۔ لومڑی اپنا سارا سامان سمیٹ کر اداس ہو کر جانے لگی۔ سب جانور خوش تھے کہ جنگل میں دوبارہ سکون آئے گا۔ لیکن ٹونی ہاتھی نے لومڑی کو دیکھ کر اس کے پاس گیا اور کہا: ”اگر تم شیر سے معافی مانگ لو اور آئندہ اس قسم کی حرکتیں نہ کرو، تو تم پھر سے جنگل میں رہ سکتی ہو۔“ لومڑی نے ہاتھی کی بات سمجھ لی اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد سب جانور، بشمول لومڑی، دوبارہ ہنسی خوشی اور محبت کے ساتھ مل جل کر رہنے لگے۔

سبق: غلطیاں کرنے والا بھی درست راستہ اپنا سکتا ہے، اور معافی اور سمجھداری سے سب کے لیے امن قائم کیا جا سکتا ہے۔

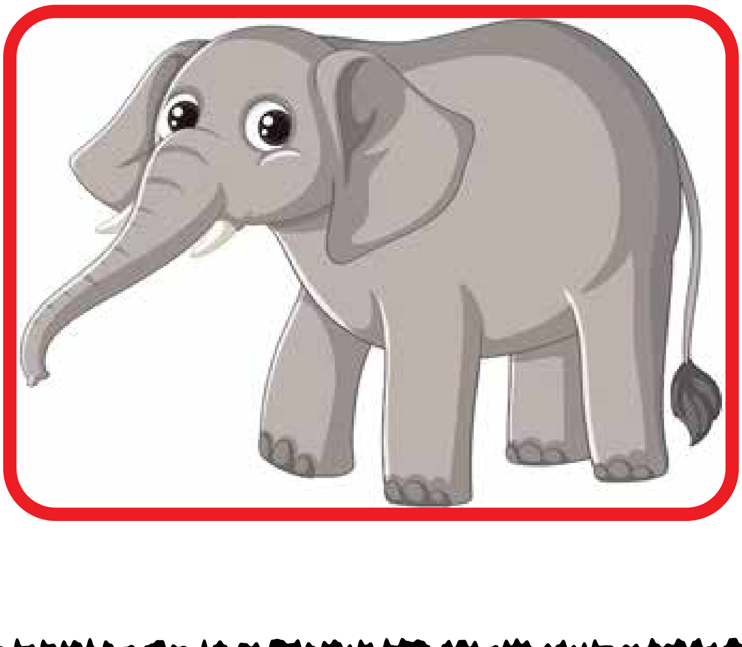

جماعت پنجم (زہرہ فاطمہ۔ فاطمہ ابیہا)

تخلیقی لکھائی

صمود فلوٹیلا

عالمی قافلہ صمود جسے انگریزی میں گلوبل صمود فلوٹیلا کہا گیا ہے۔اس کا مقصد غزہ کی پٹی پر اس اسرائیلی محاصرے کو توڑنا تھا جو محاصرہ آج سے تقریبا دو سال پہلے 7 اکتوبر کو اسرائیلی فوج کی مسلسل ظلم و بربریت کا نتیجہ بھی تھا۔یعنی اسرائیلی ظلم وستم دو سال پہلے نہیں بلکہ تقریبا105 ط سال سے جاری ہے۔ جس میں اہل فلسطین پر زندگی تنگ کر دی گئی ہے۔اسرائیلی فوج نے فلسطینیوں کی غذائی سہولیات بھی بند کر دی ہیں، جس کی وجہ سے وہ لوگ بھوک وافلاس میں تڑپ تڑپ کر مر رہے ہیں۔اب تو اسرائیلی فوج نے ہسپتالوں اور دیگر بنیادی سہولیات کو بھی نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔

ایسے مظالم سے فلسطینی عوام کو بچانے کے لیے ایک بحری قافلہ نکلا جس کا نام ثمود فلوٹیلا تھا۔اس قافلے میں دنیا کے مختلف ممالک کے لوگ شامل تھے، چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم، سب نے فلسطینی عوام کی مدد کے لیے آواز بلند کی۔ لفظ ''ثمود'' کے معنی استقامت کے ہیں، اور اس قافلے کا مقصد بھی فلسطینیوں کی مدد اور ان کے حقوق کے لیے استقامت دکھانا تھا۔

جب ثمود فلوٹیلا قافلہ سمندر کی جانب رواں ہوا، تو اسرائیلی فوج نے اسے روکنے کی کوشش کی اور قافلے کو تمام سامان سمیت قید کر لیا۔ مگر دنیا بھر میں اس معاملے پر احتجاج ہوا اور آخر کار قید شدگان کو رہا کر دیا گیا، اگرچہ ان کا سامان ضبط کر لیا گیا۔

اگرچہ ہم جس طرح ثمود فلوٹیلا کے قافلے کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتے، ہم اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے، فلسطینی عوام کے لیے دعا کر کے اور اللہ سے مدد مانگ کر ان کی حمایت کر سکتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ نے ہمیں آزاد ملک میں آزاد شہری بن کر زندگی گزارنے کی توفیق دی ہے، جس پر شکر ادا کرنا چاہیے۔

اللہ تعالی فلسطین کے لوگوں کو ان کے ملک میں سکون سے رہنے کی توفیق دے، اور بزرگوں اور بچوں کو امن اور اطمینان کے ساتھ زندگی گزارنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

(جماعت چہارم الف)

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

ڈاکٹر عبدالقدیر خان پاکستان کے مشہور سائنسدان اور ایٹمی بم کے خالق تھے۔ آپ یکم اپریل 1936ء کو ہندوستان کے شہر بھوپال میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام غفور خان تھا جو پیشے کے اعتبار سے استاد تھے، جبکہ والدہ کا نام زلیخہ تھا۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ابتدائی تعلیم بھوپال میں حاصل کی اور 5219ء میں پاکستان آ گئے۔ آپ نے انٹر میڈیٹ کی تعلیم کراچی کے ڈی جے کالج سے حاصل کی، جبکہ اعلیٰ تعلیم کے لیے جرمنی چلے گئے جہاں آپ نے دھات کاری (میٹالرجی) کے شعبے میں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی قیادت میں 1998ء میں چاغی کے مقام پر کامیاب ایٹمی تجربات کیے گئے، جس سے پاکستان ایک ایٹمی طاقت بن گیا۔ آپ کی عظیم خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان نے آپ کو نشانِ امتیاز اور ہلالِ امتیاز سے نوازا اور آپ کو محسنِ پاکستان کا لقب دیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی وفات 10 اکتوبر 2021ء کو اسلام آباد میں ہوئی۔

پیارے نبی ﷺ کا حسنِ سلوک

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے۔ ان میں سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو رحمت للعالمین کے بنا کر بھیجا گیا۔ آپ ﷺ ہمیشہ سچ بولتے تھے، اسی وجہ سے آپ ﷺ کو صادق اور امین کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ نرم لہجے اور محبت سے پیش آتے تھے۔ بچوں کے ساتھ شفقت اور محبت کرتے، جانوروں کی مدد کرتے اور انہیں کھانا بھی دیتے تھے۔ آپ ﷺ کا رویہ غلاموں کے ساتھ بھی ہمیشہ نرمی اور حسن سلوک والا تھا۔ یہاں تک کہ اپنے دشمنوں کو بھی معاف کر دیتے جو آپ کی جان کے دشمن تھے، اور ان کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرتے۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ آپ ﷺ کی سیرت پر عمل کریں تاکہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔ بے شک آپ ﷺ اخلاق کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہیں۔

میری کوشش میں نبی ﷺ کی سیرت پر عمل کرنے کی پوری کوشش کروں گی اور ان باتوں کا خصوصی خیال رکھوں گی، جیسے کہ ہمیشہ سچ بولنے کی کوشش کرنا، چاہے اس میں نقصان ہو جائے۔ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرنا۔ چھوٹے اور بڑے سب کی عزت کرنا۔ غصہ نہ کرنا، کیونکہ غصہ کرنے والے شیطان کے دوست ہیں۔

موسم کے دل کش رنگ

اللہ تعالی نے سال میں چار خوبصورت موسم بنائے ہیں۔ بہار، گرمی، خزاں اور سردی۔ ہر موسم کے اپنے دلکش رنگ اور خوبصورتی ہوتی ہے۔ بہار کے موسم میں نئے پھول کھل جاتے ہیں۔ درختوں پر نئے پتے آجاتے ہیں۔ ہر طرف ہریالی اور خوشبو پھیل جاتی ہے۔ پرندے چہچہاتے ہیں اور فضا خوشگوار ہو جاتی ہے۔ گرمیوں میں سورج تیز چمکتا ہے۔ ہم آئس کریم جوس اور ٹھنڈا پانی پینا پسند کرتے ہیں۔ بچے چھٹیوں میں کھیلتے ہیں اور خوب مزے کرتے ہیں۔ خزاں کے موسم میں تیز ہوائیں چلتی ہیں اور پتےّ زرد ہو کر جھڑنے لگتے ہیں۔ یہ موسم بھی دیکھنے میں خوبصورت لگتا ہے۔ سردیوں میں ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔ ہم گرم کپڑے پہنتے ہیں۔ سوپ، چائے، کافی، مختلف میوہ جات اور گرم کھانے کھاتے ہیں۔ ہر طرف دھند چھا جاتی ہے۔ برسات کے موسم میں بادل آتے ہیں بارش برستی ہے اور زمین ہری بھری ہو جاتی ہے۔ بچے بارش میں کھیل کر خوش ہوتے ہیں۔ ہر موسم اپنی الگ پہچان رکھتا ہے اور اللہ کی بنائی ہوئی خوبصورت دنیا کو مزید دلکش بناتا ہے۔

(شافع، عباس، حمام، وجاہت، حسین، معاویہ، سمیان اول للی)

میرا پسندیدہ موسم

اللہ نے سال میں چار موسم بنائے ہیں۔ گرمی، سردی، بہار اور خزاں۔ میرا پسندیدہ موسم گرمی کا ہے کیونکہ گرمی میں، میں قلفی اور بہت ساری آئس کریم کھاتی ہوں۔ گرمی کا موسم مجھے اس لئے بھی اچھا لگتا ہے کہ اس میں گرمیوں کی بہت ساری چھٹیاں ملتی ہیں اور ان چھٹیوں میں ہم فارم ہاؤس سیر کے لئے جاتے ہیں۔ نانی کے گھر رہنے کے لئے جاتی ہوں اور وہاں میں اپنی کزنز کے ساتھ مل کر آرٹ اور کرافٹ کی چیزیں بناتی ہوں۔ گرمیوں میں پھلوں کا بادشاہ آم بھی آتا ہے۔ گرمی میں ہم ہلکے کپڑے پہنتے ہیں۔ ہر موسم اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

(انعم عزیر اوّل جاسمین)

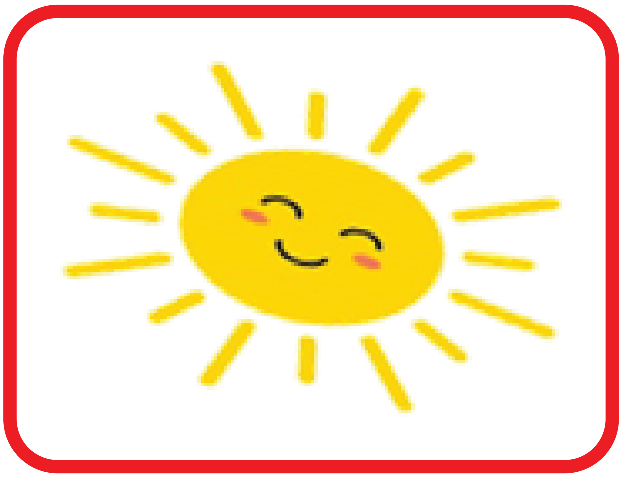

میرا پسندیدہ موسم

ہمارے پیارے نبی کا نام محمد ﷺ ہے۔ آپ مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ اور آپ کی والدہ کا نام بی بی آمنہ تھا۔ آپ نے بکریاں بھی چرائیں۔ آپ آخری نبی ہیں۔ آپ پر قرآن نازل ہوا۔ مکہ کے لوگ آپ کو صادق اور امین کہتے تھے۔ آپ اپنے کام خود کرتے، ہمیشہ سچ بولتے، مہمانوں کی خدمت کرتے، بڑوں سے ادب سے پیش آتے، چھوٹوں سے محبت کرتے اور سب کی مدد کرتے تھے۔

(امیمہ عمر، آمنہ عاطف - اوّل روز)

میرا پسندیدہ موسم

میرا پسندیدہ موسم سردی کا ہے۔ سردی میں دن چھوٹے اور راتیں لمبی ہو جاتی ہیں۔ سردی میں سوئیٹر اور جیکٹ پہنتے ہیں۔ سردی میں مونگ پھلی، چکن کارن سوپ اور یخنی پی جاتی ہے۔ سردی میں کینو آتے ہیں جو مجھے بہت پسند ہیں۔ میری امی مزیدار گاجر کا حلوہ بناتی ہیں جو ہم سب مزے سے کھاتے ہیں۔ سردی اللہ کا انعام ہے۔

(زہرہ صدیقی - اوّل جاسمین)

میرا پیارا گھر

مجھے اپنا گھر بہت پسند ہے۔ میرا گھر بہت پیارا ہے۔ میرے گھر میں میرے دادا، دادی، امی، ابو، بہن بھائی رہتے ہیں۔ اس میں چار کمرے ہیں۔ مہمانوں کے لیے بھی ایک کمرہ ہے جسے مہمان خانہ کہتے ہیں۔ باورچی خانہ کتب خانہ اور غسل خانہ بھی ہے۔ دادی جان نے صحن میں پھولوں کے گملے رکھے ہوئے ہیں جس میں، میں پودوں کو پانی دیتی ہوں اور دادا جان نے چھت پر مرغیاں پالی ہوئی ہیں۔ ہم سب اس گھر میں مل جل کر رہتے ہیں۔

(عرشیہ سلطان - اوّل روز)

میرا پسندیدہ موسم

میرا پیارا وطن پاکستان ہے۔اس کا پورا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔اس کے بانی قائدا عظم محمد علی جناح ہیں۔پاکستان کا قومی کھیل ہاکی ہے، قومی زبان اردو ہے اور قومی جانور مارخور ہے۔یہاں اونچے اونچے پہاڑ اور خوب صورت وادیاں ہیں۔پاکستان میں طرح طرح کے پھل اور اناج اگتے ہیں۔ہمارا وطن اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

(فلزا عبدالصمد، زینب حق-اوّل روز)

باغبانی کا شوق

مفرہ کو باغبانی کا بہت شوق تھا۔ایک دن اس کی جماعت میں معلمہ نے جب پودوں کے فائدے بتائے تو شام کو مفرہ ابو کے ساتھ باغ گئی وہاں بھی اس نے بہت سے پودے دیکھے۔اُسے وہاں سورج مکھی کے بہت سے پودے نظر آئے۔اگلے دن مفرہ نے اپنے ابو سے کہہ کر ایک گملا، سورج مکھی کے بیج اور کھاد منگوائی۔پھر اس نے گملے میں کھاد ڈالی اس میں بیج ڈالے اور تھوڑا پانی ڈالا۔مفرہ روزانہ اُس گملے کی دیکھ بھال کرتی۔اُسے پانی دیتی اُس کو روشنی میں رکھتی۔پھر کچھ دن بعد اُس میں ایک چھوٹا سا پودا نکل آیا۔مفرہ بہت خوش ہوئی اور مزید شوق و لگن سے اپنے پودے کی دیکھ بھال کرنے لگی۔اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں بھی پودے لگانے چاہئیں تاکہ ہمارے ملک میں بھی ہریالی ہو۔

(محمد ابراهیم خان-دوم روز)

موسم سرما کی تعطیلات

موسم سرما کی چھٹیاں ۱۹ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک تھیں۔میں نے چھٹیاں بہت اچھی گزاریں۔میں نے اردو املا کے مقابلے کی تیاری کی۔امی کے ساتھ نمازیں پڑھیں قرآن پڑھا۔میں نے سردیوں میں کافی پی، مونگ پھلی اور گاجر کا حلوہ بہت مزے سے کھایا۔میں اپنی امی کے ساتھ نانی کے گھر گئی اور میں نے وہاں بہت سے کھیل کھیلے۔مجھے سردیوں کا موسم بہت پسند ہے۔

آمنہ، عرشیہ-اول روز

موسم سرما کی تعطیلات

ہمارا کھیلوں کا دن ۹ دسمبر ۲۰۲۵ کو منعقد ہوا۔ ہم کھیل کی سرگرمیوں کے لیے کیمپس ۱۹ گئے تھے۔ میں اپنے اسپورٹس شوز بھی پہن کر آئی تھی۔ پروگرام شروع ہوا تو سب سے پہلے قرات ہوئی پھر لڑکوں نے جمناسٹک کرکے دکھایا اس کے بعد سب سے پہلے جماعت کے۔جی کے بچوں کا دوڑ کا مقابلہ شروع ہوا۔ جیتنے والوں کو معلمات نے تمغات پہنائے۔ اسکے بعد ہماری جماعت کی باری آئی۔ میں نے فروگ ریس (مینڈکوں کی دوڑ) میں حصہ لیا تھا۔ میں نے بہت پریکٹس کی تھی لیکن میں دوڑ نہیں جیت سکی مگر دوڑ میں حصہ لینے کی وجہ سے مجھے بھی سرٹیفیکیٹ ملا۔ مجھے اسپورٹس ڈے میں بہت مزہ آیا۔

(جویریہ فرقان-جماعت اول روز)

اسٹیم پروجیکٹ

ہمارے اسکول میں ۴ دسمبر ۲۰۲۵ کو اسٹیم پروجیکٹ منعقد ہوا تھا۔ میں نے اپنی باجی کے ساتھ مل کر بہت محنت سے Math (ریاضی) کا Ascending Descending Order پر پروجیکٹ بنایا تھا اور اسکی پیش کش (presentation) کی اپنی معلمہ کے ساتھ کافی دن تیاری کی تھی۔ ہم کتب خانہ (لائبریری) میں بیٹھے تھے میرے ساتھ میری اور بھی دوستیں تھیں۔ ہمارے پروجیکٹس دیکھنے بہت سارے لوگ آئے تھے جس میں ہماری میڈم، تمام معلمات، اور تمام بچوں کی والدہ بھی تھیں۔ میں نے سب شرکاء کو اپنے پروجیکٹ کے بارے میں بتایا۔ میری امی بھی آئیں تھیں۔ میری اچھی سن کر میری امی نے مجھے تحفے میں نئی اسٹیشنری دلائی تھی۔

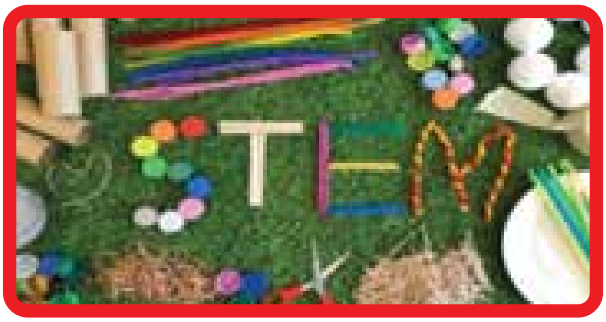

اگر پانی نہ ہوتا

پانی اللہ تعالٰی کی ایک انمول نعمت ہے۔ اگر پانی نہ ہوتا تو ہم زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔ زمین کا ستر فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے اور تیس فیصد حصہ خشکی پر مشتمل ہے۔ پانی انسانوں، جانوروں حتی کہ تمام مخلوق کے لیے بہت ضروری ہے۔ پانی ہمارے روزمرہ کے کاموں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: پانی پینا، کھانا پکانا، وضو کرنا، صفائی ستھرائی کرنا، کپڑے دھونا، نہانا، برتن دھونا وغیرہ وغیرہ۔ ہمیں پانی جیسی نعمت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

ریتاج ظفر-جماعت دوم للی

قائداعظم محمد علی جناح

قائداعظم کا پورا نام محمد علی جناح تھا۔ قائداعظم ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام جناح پونجا اور والدہ کا نام مٹھی بائی اور چھوٹی بہن فاطمہ جناح تھیں۔ آپ کے والد کا پیشہ تجارت تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سندھ مدرسۃ الاسلام سے حاصل کی اور اعلی تعلیم لندن سے حاصل کی۔ آپ نے ادارے لنکن میں اسی لئے داخلہ لیا تھا کیونکہ عظیم لیڈروں میں حضرت محمد ﷺ کا نام سب سے اوپر لکھا تھا۔ آپ نے چودہ نکات ۱۹۲۹ میں پیش کیے۔ آپ کا انتقال ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ کو کراچی میں ہوا۔ وفات کے وقت قائداعظم کی عمر ۷۲ سال تھی۔ آپ کا مزار کراچی میں واقع ہے۔

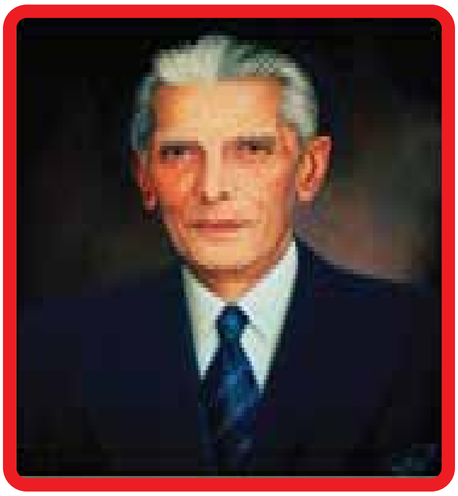

آمنہ عمران - جماعت دوم سن فلاور

میرا پسندیدہ جانور

قائداعظم کا پورا نام محمد علی جناح تھا۔ قائداعظم ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام جناح پونجا اور والدہ کا نام مٹھی بائی اور چھوٹی بہن فاطمہ جناح تھیں۔ آپ کے والد کا پیشہ تجارت تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سندھ مدرسۃ الاسلام سے حاصل کی اور اعلی تعلیم لندن سے حاصل کی۔ آپ نے ادارے لنکن میں اسی لئے داخلہ لیا تھا کیونکہ عظیم لیڈروں میں حضرت محمد ﷺ کا نام سب سے اوپر لکھا تھا۔ آپ نے چودہ نکات ۱۹۲۹ میں پیش کیے۔ آپ کا انتقال ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ کو کراچی میں ہوا۔ وفات کے وقت قائداعظم کی عمر ۷۲ سال تھی۔ آپ کا مزار کراچی میں واقع ہے۔

خدیجہ ہارون - اول جاسمین

CREATIVE WRITING

How can we keep our class clean?

We should keep our tables clean and keep only those things we need. We should keep our books and notebooks properly in the shelves. We should throw the trash in the bin. The bags and bottles should be kept on their proper place. We should clean the tables after lunch time and not spill the water on the floor. We should clean the blackboard in the morning and erase it before going to home daily.

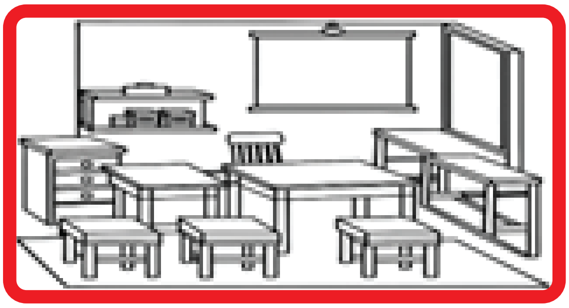

M.Sabeer, M.Ikram, Syed Talal

Class I Tulip

Cleanliness is half of the faith

I make my bed every morning. I put all my belonging in proper place. I keep my clothes folded in the cupboard. I wipe the furniture with a cloth. I sweep the floor with the broom and mop it. I always throw the wrappers in dustbin. I also help my mother to wash the dishes sometimes. I like my house clean and tidy.

Class I lily

How did I spend My Winter Vacations?

I went to my Nani's home. I played cricket with my cousins. We also made a scenery together. We enjoyed eating gajar ka halwa, burger, and pizza. At night, we enjoyed indoor games like Ludo and puzzles. During the games, we also enjoyed eating peanuts that our Mamu brought for us. I like spending time with my cousins at my Nani's home.

Class I

My Country

My country's name is Pakistan. It came into being on 14th August 1947. Quaid – e- Azam Muhammad Ali Jinnah is the founder of Pakistan. Our forefathers gave sacrifices. Then we got freedom. Allama Iqbal dreamed of Pakistan. Allama Iqbal is also the national poet of Pakistan. The national anthem is written by Hafeez Jalandhari, and the national flag of Pakistan is designed by Ameer
ud din Kidwai.
It has four provinces: Sindh, Baluchistan, Punjab, and Khyber Pakhtunkhwa. Islamabad is the capital city of Pakistan. The biggest city of Pakistan is Karachi. Its national language is Urdu. Its national game is Hockey. Its national dress is Shalwar Kameez. Its national fruit is the mango. Its national vegetable is Ladyfinger. Its national animal is the Markhor.
It is blessed with huge mountains, beautiful landscapes, rivers, valleys, and minerals. There are many magnificent places in Pakistan, like Minar e Pakistan, the Tomb of Quaid, Moen jo Daro etc. The existence of Pakistan is dangerous for India and Israel. Freedom is precious to us. The structure of Pakistan is well-planned. May Pakistan live long and shine bright. Ameen

Class II

Solidarity day with Palestine

The land of the first Kaaba is very holy for all of us. Our Muslim brothers and sisters in Palestine are facing war and bomb blasts. We show our love and care for them. We stop using Israeli products and take part in a school rally. We make banners and charts with kind words and pictures for Palestine. In the morning, we come to school on time. Our principal talks to us in assembly and tells us about the rally. At 10 o'clock, we walk with our teachers around the school by raising slogans, "Free Palestine!" May Allah help our brothers and sisters in their hard times.

Hussain Rizwan, Yahya, Zaryab, M.Yousuf
Class: II

A Day At Beach

Once upon a time, my family decided to go seaside for a picnic. We reached there at 10 o'clock. My mother spread a mat on the sand. We enjoyed the cool breeze, and my father was busy fishing. He caught a huge fish then we enjoyed our delicious lunch. I collected shells. In the evening, we came back home.

Benefits Of Eating Honey

Honey is a big blessing of Allah SWT. It is the food of paradise. It is the favorite food of our beloved Prophet Muhammad SAW. It has many benefits. It is a healthy food. It gives us energy and boosts our immune system. It cures us from illness. We use it as a medicine. We also use it to get relief from cough and flu. Prophet Muhammad SAW recommended honey for stomach ache. He loved drinking honey mixed in water, also known as honey sherbet.

M.Ikram, M.Sabeer, Mohiuddin, M.Rehan
Class I

My Favorite Toy

My favorite toy is Kitty. Its colour is pink. It's soft and fluffy.
My mammu gifted it to me. I like to play with it. I share it with my brother. It has two legs and pretty eyes. I like it very much.

Humna Shameer
Class II

Letter for Omair

Dear Omair
It’s me, Pink Colour. You left me on the floor last night. You should keep everything in its proper place, especially me.Kindly keep me in our colour box and put it safely in the drawer.
Thank you.
Yours lovingly,
Pink Colour

Class II Marigold

My Best Friend

My best friend`s name is Anabia. She is 8 years old. Her hair is curly and shiny. She studies in class II Jasmine. She is a sweet girl. She likes to eat brownies, biscuits, and burgers very much. Her favorite colour is red. She is brilliant and intelligent. She is very kind and helpful. She has many toys. I love her very much.

Rumaisa Zafar
Class II Jasmine

My Pet

I have a pet cat.Its name is Meme. She likes to drink milk and eat meat and fish. It is white and brown in color. It has very soft fur. It`s eyes are brown. I like to play with it. I like my cat.

Class I

If I had rocket

If I had rocket, I would visit to space to explore galaxy. I would lke to step on Moon and will also visit Mars , the red planet. Mars has no water. I would like to take some sample rocks from Moon and then I will come back to earth.

Rohan ud Din II Sunflower

Quaid – e – Azam

Quaid-e-Azam is the founder of Pakistan. His name was Muhammad Ali Jinnah. He was born on 25 December 1876. He is known as the Father of the Nation. He got his early education from Sindh Madrassas tul Islam and later went to London for higher education. By profession, he was a lawyer. He struggled very hard for the freedom and rights of Muslims of the subcontinent. Quaid-e-Azam passed away on 11 September 1948.

Class II

A Trip to Murree

One day, Hoorain's family planned a trip to Murree. Everyone was very excited. They packed their luggage and went to the railway station. After a long journey of twelve hours, they reached Murree safely.

Hoorain's father booked a room in a hotel for their stay. Hoorain and her sister Hania looked out of the window and happily enjoyed the beautiful snowfall. Everything looked white and magical.

They went outside the hotel and played in the snow. They made a big snowman and had a wonderful time. It was a trip they would always remember.

Class II

STORY TIME

A House on fire.

Once upon a time there was a girl her name was Aiza. She liked to cook food. One day she went to kitchen, turn on the gas, two to three minutes later due to high flame, the fire broke out in the house. She became worried and called the fire-fighters. The fire-fighters came to help. They put out the fire. She apologized to her family in going to kitchen all by herself. All forgave her. They all thanked to Allah and the fire-fighters to save their lives. The fire-fighters said that it's our job to save people.

Picnic at seaside

One day me and my family decided to go on a picnic to seaside. My father spread the mat on the sea shore. My brother was fishing and he caught ten fish. My mother cooked the fish. We enjoyed eating the fish at the seaside. The fish was very delicious It was a fun day.

Ayesha Faisal, Musfirah Asfund
(Class I)

A little mouse and a clever cat

One day a mouse came into the kitchen .He saw a big lump of cheese. His tummy was rumbling with hunger. He climbed up onto the kitchen counter . As the mouse was going to eat the big lump of cheese, suddenly a clever cat appeared. She saw the mouse and thought to herself, “wow ! Lunch !”
But instead of chasing the mouse, the cat had an idea. She said, “ Assalam-o- Alaikum , little mouse. I think we can share this cheese.” The mouse was surprised, but he liked the cat’s idea. The mouse and the cat shared and enjoyed the cheese. From that day on, they became the best friends.

Hafsa Omer
Class II Jasmine

Three Billy goat gruff

Three Billy Goats Gruff lived on the farm at the bottom of the mountain. They ate grass all day long. One ugly troll lived under the wooden plank of the river. He didn’t allow anyone to cross the bridge. One day smallest Billy goat tried to cross the wooden plank. The biggest goat tried to stop her, but she ran quickly across the bridge. Trip Trap... the troll jumped up the bridge, but the smallest goat ditched the troll and ran. Then the bigger goat tried to cross the bridge, and again the troll jumped up, and she also ditched the troll and crossed the bridge. Finally, the biggest goat came, and the troll jumped up the bridge. The biggest goat hit the troll harder with its horns. The troll fell into the river. They were all happy and ran up the mountains to eat fresh grass.

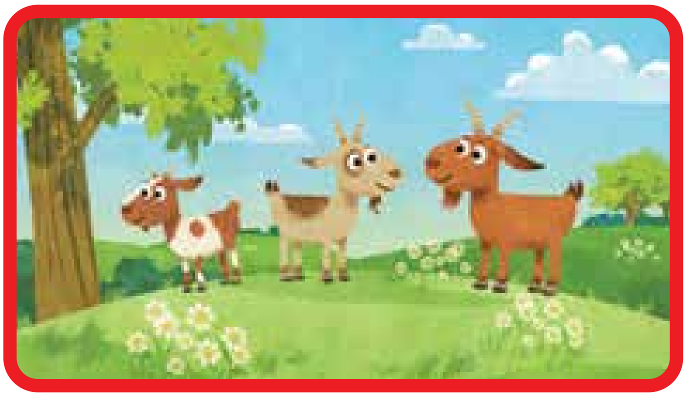

Inaya, Hania , Shazmina , Barda
Class II Marigold

SCIENCE PROJECTS

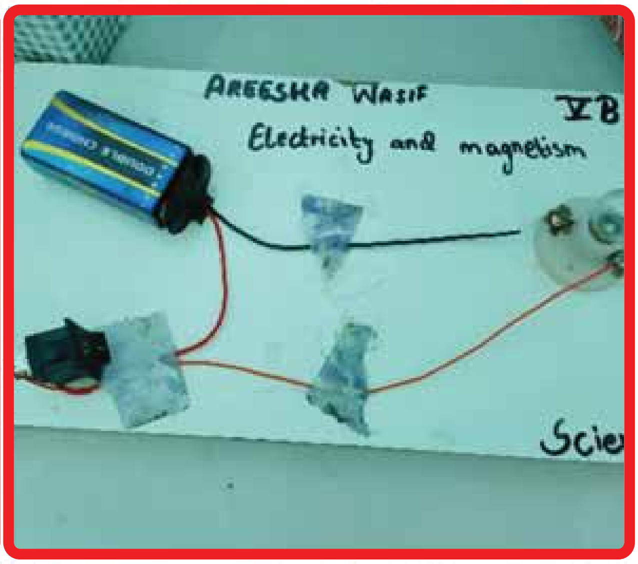

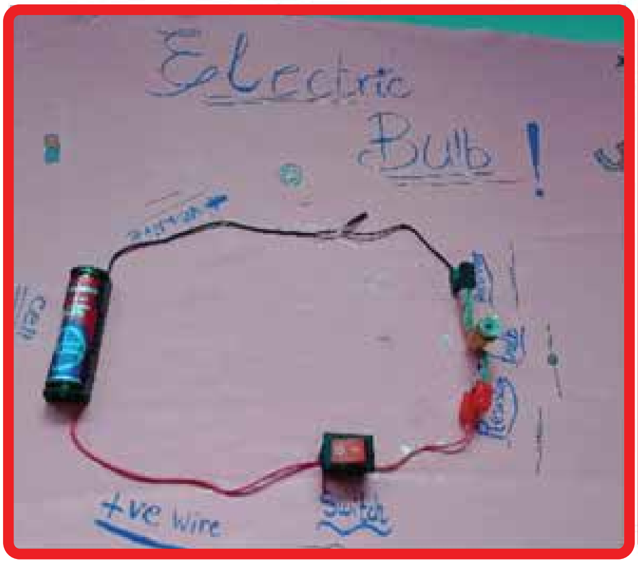

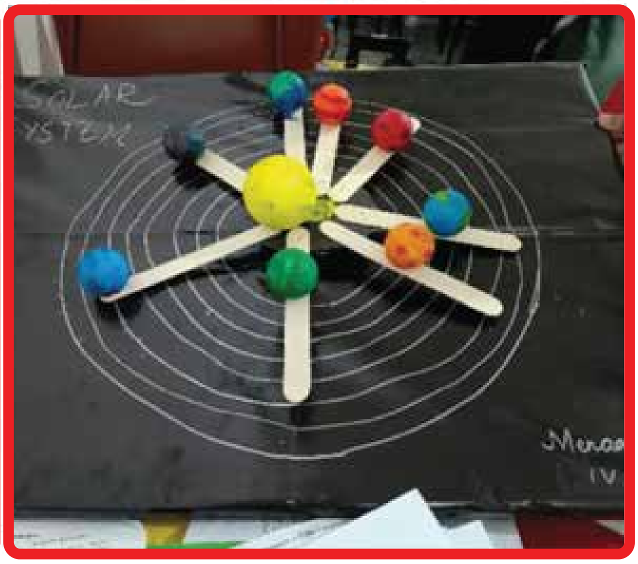

VENUS
SATURN
NEPTUNE

Solar System
Venus
Earth
Sun
Saturn
Jupiter

SATURN
EARTH
JUPITER
VENUS
MARS
URANUS

Solar system

CREATIVE WRITING

A Trip To Magnificent Science Centre

One fine day at school my teacher announced a field trip to TDF magnificent science centre. We all lit up from joy.

Finally the day arrived. We left the school at 8:45 and recited the dua of travelling. We enjoyed a lot on the bus singing together, playing and making jokes when we were near the Magnify Science building, our hearts were beating faster with excitement .

After entering the huge building we were first introduced to the rules and regulations of visiting the museum by a trained instructor.

On the first floor there was a big model of the human heart which was beating loudly like a real heart. We saw different puzzles, a mirror maze, an anti gravity room,we also enjoyed the friction slides and the thing that I liked the most was the Frozen Shadow Room. There was an exciting lightroom also. We observed different kinds of pendulums and models of human body parts. They were amazingly working models which enhanced our learning. There was the skeleton cycle and a ghost room. We learned the phenomena of sound and vibration. In the news broadcast area we observe different types of communication and instruments of communication about wind energy and sound energy. We didn't want to go back to school because we are enjoying it a lot. At last the time arrived when we rode in our buses again for the way back towards School. On the journey back to school we ate our lunch but the road was so bumpy and we hardly managed to eat our lunch. Finally we came back to school before time. It was the best and memorable day of my life.

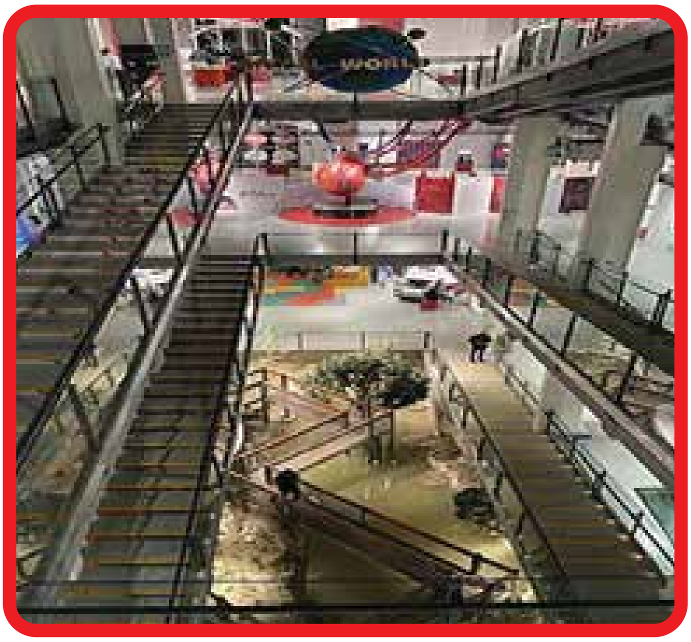

Zainab Shoaib IV B

Palestine

Palestine is a land of deep history and culture, known its ancient cities like Jerusalem, Gasa and Hebron It is ham to people who have shown great strength and courage despite years of hardship and conflict. The Palestinian people continue to strive for peace. freedom and the right to live with dignity in their homeland. Their spirit of resilience and shape inspires the world. The Samad Flotilla is one of the effort's that aims to break the blockade on Gaza and seller humanitarian and to the people of Palestine, symbolizing global support and solidarity with their struggle for justice
Theorizing conflict has resulted in immense human suffering, displacement and loss of the hope for a future where Palestine is a sovereign and independent state living in peace and harmony with its neighbor's. The Samaid Flotilla also known as the Gaza Flotilla was a courageous attempt to break the Israeli blockage of the Gras strip.
We stand in solidarity with the Palestinian people and their struggle for freedom and dignity. The Flotilla's mission was a test to the power of collective action and the he ability to rent oppression on 31 May 2010 the flotilla set sail from Turkey: carrying humanitarian act and a message of hope to the people of Gaza.

PALESTINE "; a land of rich history and cultural heritage, has been at the center of a longstanding conflict for decades. The Palestine people with their deep roots and connection to the land, have been striving for self-determination and statehood. As Pakistanis we show a strong bond with our Palestinian brothers and sisters, rooted in shared faith, history and values. We stand in solidarity with the Palestinian people supporting their right to live in peace and dignity Long ago, the land was called. Palestine, and most of the people living there were Palestinians (Arabs) After facing many problems in Europe, many jews moved to Palestine to make their own country called Israel.

After that a war started between Israel and nearby: Arabs countries and Israel took a large part of Palestine Many Palestinians. lost their homes and became refugees. Later, in 1967, Israel captured more land, including the west Banke Gaza: and East Jerusalem. Since then, Israel has controlled most of the area, and Palestine are still struggling for their country and freedom.

SUMUD FOTILLA The Sumed flotilla is a group of more than 40 boats with about, 500 people from 44 countries who sailed together to lake food. and medicine to the people of Gaza. The word "Sumud is, Arabic and means steadfastness or never giving up. The ships started their journey in in Aug and 2025 from countries like Spain, Italy, Greece, and Tunisia. Their goal was) to show peace and help those suffering in Gaza I by bringing aid. However, before

ANABIA Amir 3C

The Monster's Island

When I woke up. I heard the sound of ocean waves and feel the sky over me. I jumped out from my bed and realized that I was in a boat sailing in the middle of the ocean. I saw here and there, then I saw and Island nearby. I started to sale my boot towards that Island when I reached there, I saw a banner written "monsters Island". As I was fond of exploring horror places, so I went inside. there were strange creatures with 3 eyes. I was scared slot. one monster saw me and then he told the others about me but I hid behind a bush. when the monsters went from there, I came out from my place and started walking. I was hungry too because I walked for many miles. Then I saw some fruits, which felt appealing for me. the fruits were very strange in shape and color. it was a start shaped fruit of blue color but as I was so hungry I started eating it suddenly a horror voice came from my back, it was a monster. He was very angry because I was eating from his bushes and his fruits. Oh no! He splashed a bowl full of water on my face and eventually I woke up. Alas! The dream was ended.

Fatima Hareem IV B

Math's Fair

Cube
Cuboid
Cone
Cylinder
Sphere
Cuboid
Cuboid
Circle
Rectangle
3D Kitchen Model With Geometrical Shapes

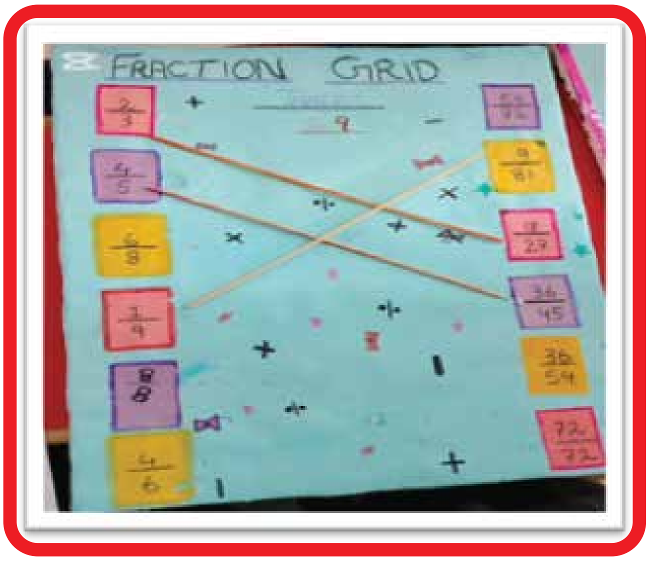
FRACTION GRID

Abacus
Place Value
Th H T O
Th H T O

MEASUREMENT

CAPACITY AND TIME MEASUREMENT
CAPACITY

Art and creativity

Stem Projects

Assembly Presentation

Students Week and Sports Day

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

NEWSLETTER

CAMPUS 43 | SESSION 2025-2026

usman.edu.pk @UsmanSchool usmanpublicschoolsystem